

روح الوردہ

(منظوم اردو ترجمہ قصیدہ بردہ شریف)

وسیم الحسن

حرم اس رب کی عدم کو جس نے بخشا ہے وجود
بعدہ بھیجوں میں سرکار دو عالم پر درود
اے خدا برے ہمیشہ ابر رحمت بے شمار
اس حبیب پاک پر جس کا کرم ہے وجود

الحمد لله منثى الخلق من عدم
ثم الصلوة على المختار فى القدام
مولای صل وسلم دائما ابدا
على حبیبک خیر الخلق کلهم

ذی سلم کے دوستوں کی یاد میں مرد عقیل
خون کے آنسو رواں کیوں مثل موج سلسیل
کائنات سے لے کے آئی ہے صبا کوئی پیام
یا اندھیرے میں چمکتی ہے اضم پر اک شیل
کیوں نہیں رکتی ہیں آنکھیں روکنے سے بار بار
کیا نہیں ہے ہوش میں آنے کی اب دل کے سبیل
کیا سمجھتا ہے کہ راز عشق چھپ جائے ترا
چشم نم اور قلب مضطرب کو نہیں مبر جمیل
سوز الفت گر نہیں روتا ہے ویرانوں پہ کیوں
بھرنی بان و علم کے ذکر سے آنکھوں کی جمیل
عشق سے انکار ناممکن کہ ہیں تیرے گواہ
چشم پر نم زردی رخ اور پیاری طویل

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعا جرى من مقلة بدم
ا هبت الريح من تلقاء كاظمة
و اومض البرق فى الظلماء من اضم
فما لعینیک ان قلت اکففا همنا
وما لقلبک ان قلت استفق بهم
ایحسب الصب ان الحب منکتم
ما بین منسجم منه ومضطرب
لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل
ولا ارقق لذكر البان والعلم
فکیف تنکر صبا بعد ما شهدت
به علیک عدول الدمع والسقم

زرد رخساروں پہ اشک و لاغری کی دو کیر
 جیسے مرجھائی ہوئی شاخوں پہ گل مثل ذویل (۱)
 ہاں خیالوں میں رہی شب بھر مرے تصویر یار
 درمیان لذت و غم ہے محبت اک فصیل
 عشق میں معذور ہوں مجھ کو ملامت اب نہ کر
 معذرت میری قوی ہے گر ہو انصاف قلیل
 ہو چکی اغیار پر حالت مری ناصح عیاں
 چھوڑ دے اللہ ناصح ہے یہ پیاری وصیل (۲)
 میں سنوں تیری نصیحت ہے یہ ناممکن فضول
 گوش عاشق کیلئے ناصح نصیحت ہے ثقیل
 عشق میں مشفق بڑھاپے کی نہ مانی میں نے بات
 گرچہ تھی اسکی نصیحت دور از فکر و دغیل (۳)
 تھی بڑھاپے کی نصیحت لائق صد احترام
 ترک عصیاں پر نہ مائل ہو سکا نفس جیل
 سر پہ بھی آثار پیری ہو گئے ظاہر مگر
 نفس نے عصیاں سے بچنے کی نہ کی کوئی سبیل
 ہے گراں مہمان کی خاطر سمجھ لیتا اگر
 میں بڑھاپے کی سفیدی پر چڑھانا رنگ نیل
 کون ہے جو نفس امارہ کو پہنائے لگام
 باز آئے سرکشی سے اور ہو جائے دکیل (۴)
 خواہشات نفس کو عصیاں سے مت بیگانہ کر
 ہوتی ہے بسیار خوری سے کہیں شہوت ضلیل (۵)
 گر نہ روکو گے تو چھوڑے گا نہ ہرگز خواہشات
 نفس ہے عادات میں طفل رضائی کے مثل

واثبت الوجد خطی عبرة وضنی
 مثل البهار علی خدیك والعم
 نعم سری طیف من اهوى فأدقنی
 والحب يعترض اللذات بالالم
 یا لائمى فى الهوى العذرى معذرة
 منى الیک ولو انصفت لم تلم
 عدتک حالى لاسرى بمستتر
 عنى الوشاة ولادائى بمنحسم
 محضتنى النصح لکن لست اسمعه
 ان المحب عن العذال فى صمم
 انى اتهمت نصیح الشیب فى عدلى
 والشیب ابعده فى نصح عن التهم
 فان امارتى بالسوء ما اتعظت
 من جهلها بنذیر الشیب والهرام
 ولا أعدت من الفعل الجمیل قرى
 ضیف الم براسى غیر محتشم
 لو کنت اعلم انى ما اوقرد
 کتمت سرا بدالى منه بالکتم
 من لى برد جماح من غوايتها
 کما یرد جماح الخیل باللجم
 فلا ترأ بالمعاصى کسر شهوتها
 ان الطعما يقوى شهوة التهم
 والنفس کالطفل ان تهمله شب علی
 حب الرضاع وان تفظمه ینفطم

(۱) شک گھاس (۲) ہمیشہ رہنے والی (۳) تمت اور فریب (۴) روندنا ہوا (۵) کمزور

روک لو لذات کو حاوی نہ ہو نفس نسیم
تا نہ پہنچائے تمہیں زک آپ ہو جائے ذلیل
کر حفاظت نفس کی اعمال اگر صالح کرے
باز رکھ اس کو اگر لذت اٹھائے یہ رذیل
بارہا اس نے کھلائی زہر آلودہ غذا
لذت قاتل کو اس نے کر دکھایا ہے نزیل (۱)
آفتوں سے بھوک اور سیری کی ڈرنا چاہئے
سیر ٹھکی سے زیادہ بھوک ہوتی ہے مزیل (۲)
آنسوؤں سے یہ گند آلودہ آنکھیں پاک کر
شرم وغیرت اور ندامت کی رہے آنکھوں میں سیل
کر ہشیہ نفس اور شیطان کی خواہش کے خلاف
یہ اگر نیکی کو فرمائیں سمجھ ان کو خلیل (۳)
ہوں وہ حاکم یا عدو ہرگز نہ مانو ان کی بات
جانئے ہو مگر ان کا ہو نہیں سکتے ٹھیل (۴)
توبہ کرتا ہوں میں قول بے عمل سے بار بار
بانجھ عورت کی طرف بچے کی نسبت مستحیل (۵)
دوسروں کو کی نصیحت خود مگر بچتے رہے
کیا اثر ہو اس نصیحت کا فقط ہے قاتل و قیل
آخرت کا توشہ از قسم نفل کچھ بھی نہیں
فرض روزے اور نمازیں ہیں مقدار قلیل
سختیں اس ذات اقدس کی سدا چھوڑے رہا
ہوتے تھے راتوں عبادت میں قدم جس کے میل (۶)
بھوک اور فالقے کی شدت کے سبب جس ذات نے
پتھروں سے بھر لیا جوف شکم مثل اخیل (۷)

فاصرف هواها وحاذر ان توليه
ان الهوى ماتولى يصم او يصم
وراعها وهى فى الاعمال سائمة
وان هى استحلّت المرعى فلا تم
کم حسنت لذة للمرء قاتلة
من حيث لم يدر ان السم فى الدسم
واخشى الدسائس من جوع ومن شبع
فرب مخصصة شر من التخم
واستغفر الذمغ من عين قد امتلات
من المحارم والزما حمية الندم
وخالف النفس والشيطان واعصهما
وان هما محضاك النصح فاتهم
ولا تطلع منهما خصما ولا حکما
فانت تعرف كيد الخصم و الحكم
استغفر الله من قول بلا عمل
لقد نسبت به نسلاً لذى عقم
امرتك الخير لكن ماثمرت به
وما استقمت فما قولى لك استقم
ولا تزودت قبل الموت نافلة
ولم اصل سوى فرض ولم اصم
ظلمت سنة من احبى الظلام الى
ان اشتكت قدما الضر من ورم
وشد من سغب احشاء وطوى
تحت الحجارة كشحا مترف الادم

(۱) بابرکت کھانا (۲) دتھرار کرنیوالی (۳) ہارا ہوا جواری (۴) خالص دوست (۵) بیودہ بکواس (۶) ورم آئے ہوئے (سوتے) (۷) ملائم غذا

ورادته الجبال الشم من ذهب
 عن نفسه فاراها ايماشم
 واكدت زهدہ فيها ضرورته
 ان الضرورة لا تعدو على العصم
 وكيف تدعو الى الدنيا ضرورة من
 لولاه لم تخرج الدنيا من العدم
 محمد سيد الكونين و الثقلين
 والفريقين من عرب و من عجم
 نبينا الامر الناهي فلا احد
 ابر في قول لامنه ولا نعم
 هو الحبيب الذي ترجى شفاعته
 لكل هول من الاهوال مقتحم
 دعا الى الله فالمستمسكون به
 مستمسكون بحبل غير منفصم
 فاق النبيين في خلق و في خلق
 ولم يدانوه في علم ولا كرم
 وكلهم من رسول الله ملتصم
 غرfa من البحر او رشفا من الديم
 و واقفون لديه عند حدهم
 من نقطة العلم او من شكلة الحكم
 فهو الذي تم معناد و صورته
 ثم اصطفاه حبيبا باري النسم
 منزہ عن شريك في محاسنه
 فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دولت و ثروت نے اپنی ست جب مائل کیا
 عظمت کردار نے مانا فقط برگ نخیل
 ہر ضرورت زہد و تقویٰ کو بڑھاتی ہی رہی
 کوہ عصمت کیلئے کیا چیز تھے خواہش کے تیل (۱)
 کیسے دنیا کی ضرورت اس کو مائل کر سکے
 اپنے ہونے کیلئے ہی جس کی دنیا ہے مہیل (۲)
 ہیں محمد سید کونین شاہ جن و انس
 کیا عجم ہو کیا عرب کوئی نہیں ان کا عدیل (۳)
 آمر و ناهی نہ تھا اپنے نبی جیسا کوئی
 ایسا سچا ان سے پہلے اور نہ اب ان کا مثیل
 وہ حبیب ایسے کہ ہے ان سے شفاعت کی امید
 عالم وحشت میں امی ذات عالی ہے وسیل (۴)
 ایسے داعی جس نے ان کی دعوت حق کی قبول
 اس نے گویا تمام لی ہاتھوں میں محکم جدیل (۵)
 انبیاء میں سب سے برتر صورت و سیرت میں وہ
 علم اور جود و کرم میں کون ہے ان کا عدیل
 ہیں تمامی انبیاء طالب رسول اللہ سے
 ایک چلو بحر رحمت سے یا چند قطروں کی سیل
 انبیاء چاروں طرف اپنی حدوں میں ہیں کھڑے
 ہوں نقاط الفاظ میں اعراب جیسے مستطیل
 ہیں کمالات آپ کی ذات گرامی میں تمام
 اس لئے رب نے بنایا اپنا محبوب و خلیل
 پاک ہیں جملہ محاسن میں کسی شرکت سے آپ
 جوہر حسن محمدؐ میں نہیں کوئی عمیل (۶)

(۱) کدال چاؤڑے (۲) محتاج (۳) ہم مرتبہ (۴) وسیلہ (۵) رسی (۶) شریک

جو نصاریٰ نے کہا اپنے نبی کو، اس کو چھوڑ
 ماسویٰ اس بات کے میدان مدحت ہے بحیل (۱)
 ذات اقدس کی طرف ہر شرف کو منسوب کر
 قدر و عظمت کی وہاں نسبتیں ہوں گی قلیل
 آپ کے تو فضل و عظمت کی کوئی حد ہی نہیں
 بولنے والا بیاں کرتا رہے جتنا طویل
 زندہ ہو جائیں پرانی ہڈیاں بھی ذکر سے
 قدر و عظمت شان احمدؐ سے اگر ہوتی عدیل
 آزمائش میں نہ ڈالا تا نہ عاجز عقل ہو
 مہر و شفقت سے نہ پائی شک و حیرت نے سبیل
 سر باطن کی حقیقت فہم سے بھی ماوری
 بالکمال ہر دور کے مانا کئے خود کو رجیل (۲)
 دور سے چھوٹا سا لگتا ہے مگر ممکن نہیں
 پاس آجائے تو سورج سے نہ ہوں آنکھیں کلیل (۳)
 خواب سے جس قوم نے پائی تسلی اور قرار
 کیسے کر سکتی ہے اور اک حقیقت وہ للیل (۴)
 جملہ مخلوقات میں سب سے مکرم آپ ہیں
 ہیں بشر اور اس سے آگے ختم ہے علم حویل
 معجزے سب انبیاء سے جس قدر ظاہر ہوئے
 اتصال نور احمدؐ ہی رہا سب میں زویل (۵)
 فضل میں ہیں آپ سورج اور ستارے انبیاء
 عظمتوں میں چاند تارے جس سے دکھلائیں سبیل
 جب سے دنیا میں ہوا سورج رسالت کا طلوع
 پا گئیں اقوام عالم زندگانی کی سبیل

دع ما ادعته النصارى فى نيهم
 واحكم بماشئت مدحا فيه واحتكم
 فانسب الى ذاته ماشئت من شرف
 وانسب الى قدره ماشئت من عظم
 فان فضل رسول الله ليس له
 حد فيعرب عنه ناطق بضم
 لو ناسبت قدره آياته عظما
 احبى اسمه حين يدعى دارس الرمم
 لم يمتحننا بما تعى العقول له
 حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم
 اعيبى الورى فهم معناه فليس يرى
 للقرب والبعء فيه غير منفخم
 كا لشمس تظهر للعينين من بعد
 صغيرة وتكل الطرف من امم
 وكيف يدرك فى الدنيا حقيقته
 قوما نيا؟ تسلوا عنه بالحلم
 فمبلغ العلم فيه انه بشر
 وانه خير خلق الله كلهم
 وكل آى اتى الرسل الكرام بها
 فانما اتصلت من نوره بهم
 فانه شمس فضل هم كواكبها
 يظهرن انوارها للناس فى الظلم
 حتى اذا طلعت فى الكون عم هد
 ها العلمين واحيت سائر الامم

(۱) وسیع (۲) عاجز پستہ قد (۳) تھکی ہوئی (۴) جماعت گروہ (۵) متحرک

حسن سیرت سے مزین کیسی اچھی شکل ہے
 خندہ پیشانی سے ہے موصوف یہ حسن تکلیل
 تازگی میں غنچہ تر شرف میں ماہ تمام
 ہیں سخاوت میں سمندر عزم ہمت میں اصیل
 ہے جلالت شان احمدؑ کی کہ تما ہوں مگر
 ایسے لگتے ہیں کہ خدام و حشم کا ایک جیل (۱)
 سیپ میں موتی ہیں گویا دہن میں دندان پاک
 معدن نطق و تبسم میں ہیں پوشیدہ حیل (۲)
 کیا مبارک ہیں جو سو گھسیں اور بوسہ دیں اسے
 کون خوشبو ہے جو خاک قبر احمدؑ کے سویل (۳)
 آپ کے دور ولادت نے یہ ظاہر کر دیا
 ہے مبارک ابتداء اور انتہا ہے بے عدیل (۴)
 مل گئی جب اہل فارس کو ولادت کی خبر
 رنج و غم اور خوف و دہشت سے ہوئے مثل ذویل (۵)
 قصر کسری شق ہوا اور ککڑے ککڑے ہو گیا
 منتشر کسری کے ساتھی ہو گئے مثل نیل (۶)
 خوف سے آٹھکدہ بھی آپ ٹھنڈا ہو گیا
 نر بھی چشموں کو بھولی ہو گئی جیسے تھیل (۷)
 نر ساوہ خشک تھی اور اہل ساوہ خشکیں
 آئے تھے پانی کی خواہش میں مگر لوٹے وہ غلیل (۸)
 شدت حزن و تاسف نے کیا پانی کو خاک
 ہو گئی رنج و الم سے آتش فارس بلیل (۹)
 نور حق ظاہر ہوا جنات چلانے لگے
 ہو گئے انوار سبحانی سے روشن سنگ و میل

اکرام بخلق نبی زانہ خلق
 بالحسن مشتمل بالبشر متمم
 کالزهر فی ترف والبدر فی شرف
 والبحر فی کرام والدهر فی ہم
 کانہ وهو فرد من جلالته
 فی عسکر حین تلقاة وفی حشم
 کانما اللولو المکنون فی صدف
 من معدنی منطق منہ و مبتسم
 لا طیب یعدل تر با ضم اعظمه
 طوبی لمتشوق منہ و ملتئم
 ابان مولده عن طیب عنصره
 یا طیب مبتدا منہ و مختتم
 یوم تفرس فیہ الفرس انہم
 قد انذروا بحلول البوئس والنقم
 وبات ایوان کسری وهو منصدع
 کشمل اصحاب کسری غیر ملتئم
 والنار خامدة الانفاس من اسف
 علیہ والنهر ساہی العین من سدأ
 وساء ساوة ان غاضت بحیرتها
 ورد واردھا بالغیظ حین ظمی
 کان بالنار ما بالماء من بلل
 حزنا و بالماء ما بالنار من ضرأ
 والجن تہتف والانوار ساطعة
 والحق یظہر من معنی و من کلم

(۱) گروہ (۲) گوہر خزانہ (۳) برابر (۴) بے نظیر (۵) سوکھی گھاس (۶) گرے ہوئے بال و پر (۷) خشک ننگ گھائی (۸) پیاسہ (۹) ٹھنڈی

ہو گئے بہرے کہ اعلان بشارت سن سکیں
 دب گیا رنج و الم میں خطرہ برق میل (۱)
 ان کے کاہن دب چکے تھے ان کو یہ خبریں کہ اب
 دین حق کے سامنے ادیان باطل ہیں ذلیل
 دیکھتے تھے بت کدوں میں سرگوں ہوتے صنم
 آسمان سے ٹوٹتے تاروں کو بھی مثل شعیل (۲)
 نور حق کے راستے سے بھاگ اٹھے شیطان بھی
 اک کے پیچھے ایک بھاگا جیسے ہو انبہ دیل (۳)
 بھاگنے میں ابرہہ کی فوج کے مانند تھے
 یا وہ لشکر جو ہوا تھا سگریزوں سے وکیل (۴)
 ننگروں کو نام حق لے کر جو پھینکا آپ نے
 جیسے اک مچھلی سمندر کی اگل ڈالے ریل (۵)
 آپ کی دعوت پر آ کر ہو گئے مسجود پیڑ
 بے قدم دوڑے چلے آئے کہ ہوں سیل سیل (۶)
 لکھدی گویا مدحت شاہ ام اشجار نے
 تھا عجب تحریر کی مانند اک خط طویل
 ایسے آئے جیسے بادل چلتا تھا سایہ نکلن
 تانہ پہونچے دھوپ اور گرمی کی زحمت بھی قلیل
 آپ کے قلب مبارک سے ہے وہ نسبت ضرور
 چاند کے دو کڑے ہونے کی قسم یہ ہے دلیل
 غار میں موجود تھے خیر و کرم دونوں مگر
 ہو گئے اندھے کہ پا سکتے نہ تھے نور و ظلیل
 غار میں تھے صدق اور صدیق نکلے ہی نہ تھے
 اور سمجھ بیٹھے وہ کافر یہ نہیں جائے مقیل (۷)

عموا و صموا فاعلان البشائر لم
 تسمع وبارقة الانذار لم تسم
 من بعد ما اخبر الاقوام کاہنہم
 بأن دینہم المعوج لم یقم
 وبعد ما عاینوا فی الافق من شہب
 منقضة وفق ما فی الارض من صنم
 حتی غدا عن طریق الوحی منہزم
 من الشیاطین یفقوا اثر منہزم
 کانہم ہربا ابطال ابرہة
 او عسکر بالحصی من راحیته رمی
 نبذا بہ بعد تسیح بطنہما
 نبذ المسبح من احشاء ملتقم
 جاءت لدعوته الاشجار ساجدة
 تمشی الیہ علی ساق بلا قدم
 کانما سطرت سطرما لما کتبت
 فروعها من بدیع الخط فی اللقم
 مثل الغمامة انی ساد سائرة
 تقیہ حروطیس للہجیر حمی
 اقسمت بالقمر المنشق ان لہ
 من قلبہ نسبة مبرورة القسم
 وما حوی الغار من خیر و من کرم
 وکل طرف من الکفاد عنہ عمی
 فالصدق فی الغار و الصدیق لم یرما
 و ہم یقولون ما بالغار من ارم

(۱) بکلی کی خرفناک چمک (۲) چنگاری (۳) گیدڑ (۴) روندنا ہوا (۵) پیٹھیر (۶) شیب کی طرف بتا ہوا پانی (۷) آرام کی جگہ

غار پر کڑی کا جلا اور کبوتر کا قیام کیسے ہوں خیر الام اس میں یہ سمجھ مستحیل (۱) تھی زرہ کی یا قلعہ کی کیا ضرورت آپ کو خود محافظ ہو گیا تھا رب رحمان و جلیل جب ستایا دہر نے ان سے طلب کر لی پناہ مل گئی ان کی رفاقت چھٹ گئے اندوہ و غیل (۲) دولت دارین مانگی مل گئی بے کیف و کم بخشش و جود و عطا میں کون ہے ان کا مثل کرتے ہو انکار کیوں خواب محمد ہیں وحی جاگتا تھا قلب گو سوتی تھیں پشیمان کھیل (۳) کامل و اکل تھے اپنی ذات میں بعثت کے وقت کیسے ہو انکار ان خوابوں کا جو دیکھے عقیل کب سے حاصل وحی ہو کیا یہ ممکن ہے کہیں غیب کی باتوں میں کیسے متم ہوگا ریل آپ کی روشن نشانی کس سے مخفی ہیں بتا کیسے قائم ہو بغیر ان کے جہاں میں عدل وکیل (۴) بارہا امراض گونا گوں نے پائی ہے شفا چھو دیا گر دست رحمت نے شفا پائے علیل خشک سالوں کی سفیدی ہو گئی سر سبز و شاد آپ کی برکت سے قحط و غم ہوئے غرقاب نیل ایسا برسا ابر رحمت جیسے طغیانی میں ہوں بحر کی مانند جاری کوساروں میں غویل (۵) معجزے روشن میں ایسے مجھ کو کرنے دو بیان کوہ پر شب میں نمایاں جیسے دعوت کے فیل (۶)

ظنوا الحما وظنوا العنكبوت علی خیر البریة لم تنسج و لم تحم وقایة اللہ اغنت عن مضاعفة من الدرور و عن عال من الاطم ما سامنی الدهر ضیما واستجرت له الا وملت جوارا عنه لم یضم ولا التمت غنی الدالین من یدہ الا استلمت الندی من خیر مستلم لا تنکر الوحی من رؤیاد ان له قلبا اذا نامت العینان لم ینم وذاک حین بلوغ من نبوتہ فلیس ینکر فیہ حال محتلم تبارک اللہ ما وحی بمکتسب ولا نبی علی غیب بمتهم آیاتہ الغر لا یخفی علی احد بدونها العدل بین الناس لم یقم کم ابرات وصبا باللمس راحتہ و اطلقت اربا من ربقة اللمم و احیت السنة الشہاء دعوتہ حتی حکت غرة فی الاعصر الدہم بعارض جاد او خلت البطاح بها سیبا من الیم اوسیلا من العرام دعنی و وصفی آیات له ظبرت ظهور ناد القرى لیلا علی عرام

(۱) بے وقوف (۲) قروغم (۳) سرمہ گیس (۴) انصاف و توازن (۵) ندی نالے (۶) چراغ

موتیوں کی قدر و قیمت میں کمی ہوتی نہیں
 اک لڑی میں پروکے لیکن حسن ہوتا ہے کیل (۱)
 آپکے اخلاق و سیرت کو بیاں کیا کر سکے
 فہم اور ادراک سے بھی جگے عاجز ہو عقل
 گو کلام اللہ کی آیات حادث ہیں مگر
 اصل اور معنا قدامت ہے علم بے دلیل
 گو زمانے سے نہیں وابستہ دیتی ہیں خبر
 آخرت کے ساتھ ہی عاد و ارم بھی محتویل (۲)
 انبیاء کے معجزے وقتی مگر یہ جادواں
 اسلئے فائق ہے سب پر سب سے بڑھ کر ہے نبیل (۳)
 برتر لا شک و شبہ ہیں اس کی محکم آیتیں
 حکم ہیں خود حاکم و منصف ہیں انکے ہی معیل (۴)
 جو لڑا آیات قرآنی سے خود عاجز ہوا
 ڈال لی اپنے گلے میں اس نے طاعت کی جدیل (۵)
 ہر مخالف کو بلاغت ایسا دیتی ہے نکال
 جیسے غیرت مند کے گھر سے نکل بھاگے رذیل
 وسعت مفہوم ان کا بحر کی مانند وسیع
 قدر و قیمت میں وہ گوہر سے زیادہ ہیں اصیل (۶)
 اسکے ہیں اوصاف بے حد اور عجائب بے شمار
 جس قدر چاہو نکالو اس میں ہیں گوہر بتیل (۷)
 اسکا پڑھنا نور ہے آنکھوں کا دل کا ہے سرور
 جب کما قاری کو پائی تو نے مستحکم جدیل
 آتش دوزخ کے ڈر سے گر پڑو قرآن پاک
 ہو یقیناً نار دوزخ اس کی برکت سے بیل

فالدرد یزداد حسنا وهو منتظم
 ویس ینقص قدرا غیر منتظم
 فما تطاول آمال المدیح الی
 مافیہ من کرم الاخلاق والشیم
 آیات حق من الرحمن محدثہ
 قدیمہ صفة الموصوف بالقدم
 لم تقترن بزمان وحی تخبرنا
 عن المعاد و عن عاد و عن ارم
 دامت لدینا ففاقت کل معجزہ
 من النبیین اذجائت ولم تدم
 محکمات فما تبیین عن شبہ
 لذی شفاق ولا تبغین من حکم
 ماحوربت قط الاعاد من حرب
 اعدی الاعادی الیہا ملقی السلم
 ردت بلاغتہا دعوی معارضہا
 رد الغیور ید الجانی عن الحرم
 لها معان کموج البحر فی مدد
 وفوق جوہرد فی الحسن والقیم
 فما تعد ولا تحصی عجائبہا
 ولا تسام علی الاکثار بالسام
 قرت بہا عین قاریہا فقلت لہ
 لقد ظفرت بحبل اللہ فاعتصم
 ان تتلہا خیفۃ من حر نار لظی
 اطفات حر لظی من وردہا الشیم

(۱) کمال (۲) گہرے ہوئے (۳) بزرگی و فضل و شرافت والا (۴) محتاج (۵) رسی (۶) محکم ٹھوس (۷) چھپے ہوئے

آب کوثر کی طرح چروں کو نورانی کریں
گو معاصی سے ہوا ہو چہ عاصی جمیل (۱)
اس جہاں میں وہ صراط حق ہیں اور میزان عدل
کیا یہاں ممکن ہے عدل و حق نہ ہوں گریہ فصیل (۲)
ہو اگر قرآن کا منکر سمجھ لو ہے جمیل (۳)
کرتی ہے انکار نور شمس کا پیار آنکھ
بد مزہ پانی کو اکثر جیسے کتا ہے علیل
اے وہ بہتر ہیں ترے دربار کے ساکن تمام
پا پیادہ اور سوار آتے ہیں ہر سو سے فقیل (۴)
اے کہ تیری ذات ہے انعام رب ذوالجلال
اہل عقل و فہم کے نزدیک آیات نزیل (۵)
رات کی تاریکیوں میں مثل سیر ماہ تاب
سیر کی کعبہ سے اقصیٰ تک معنی جبرئیل
اتصال و قرب کی وہ منزلیں طے کر گئے
جس جگہ فہم و تخیل بھی نہ کر پائے زویل (۶)
پیشوائی کی سبھی نبیوں رسولوں کی وہاں
جیسے ہوں خدام پیچھے آگے سردار قلیل
طے کئے ہفت آسمان اس شان سے معراج میں
آپ قائد تھے ملائکہ اور رسل مثل رمیل (۷)
قرب کی منزل نہ چھوڑی نہ بلندی کا مقام
آپ کی سبقت سے پیچھے رہ گئے سارے رعیل (۸)
ہر مقام اونچ و رفعت پست سے پست ہو گیا
سامنے اس قرب حق کے فہم جمیل جبرئیل

كانها الحوض تبيض الوجود به
من العصاة وقد جاء ود كالحمم
و كالصراط و كالميزان معدلة
فالقسط من غيرها في الناس لم يقم
لا تعجب لحسود راح ينكرها
تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم
قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد
وينكر الفم طعم الماء من سقم
يا خير من يهم العافون ساحتهم
سعيًا وفوق متون الايقن الرسم
ومن هو الآية الكبرى لمعتبر
ومن هو النعمة العظمى لمغتنم
سريت من حرام ليلا الى حرام
كما سري البدر في داج من الظلم
وبت ترقى الى ان نلت منزلة
من قاب قوسين لم تدرک ولم ترم
و قدمتك جميع الانبياء بها
والرسل تقديم مخدوم على خدام
و انت تخترق السبع الطباق بهم
في موكب كنت فيه صاحب العلم
حتى اذا لم تدع شأوا لمستبق
من الدنو ولا مرقى لمستتم
خفضت كل مقام بالاضافة اذ
نوديت بالرفع مثل المفرد العلم

(۱) بد صورت (۲) فیصلہ کرنوالی (۳) جاہل (۴) مسافر (۵) مبارک نشانیاں (۶) حرکت (۷) بچھلے ساتھی (۸) آگے رہنے والے

تاکہ اسرار صفات و ذات حاصل ہو سکیں
جان لیں خود سرگین آنکھیں حدیث رازمیل (۱)
بے مزاجم کل مقام فضل حاصل کر لے
ذات احمد ہو گئی جملہ مغاخر میں جلیل
مرتبے جو آپ نے پائے عظیم الشان ہیں
نعتیں جو دی گئیں ہیں دور از حد کیل (۲)
اے مسلمانوں کی جمعیت مبارک ہو تمہیں
مل گیا ہے اک سارا دونوں عالم میں نبیل
حضرت حق نے کہا ہے آپ کو اکرم رسل
امتوں میں ہو گئے ہم سب سے اشرف اور ائیل (۳)
آپ کی بعثت سے دل یوں دشمنوں کے ڈر گئے
جیسے غافل بھیڑ شور و غل سے ہو جائے میل (۴)
دشمنان دین کی حالت جنگ کے میدان میں
جیسے ککڑے گوشت کو کر دے قصائی کی نبیل (۵)
رنگ کرتے بھاگتے تھے ان پرندوں پر کہ جو
اڑ رہے تھے آسمانوں میں لے پنچوں میں خیل (۶)
بیت جاتیں بدتمیں گو، بھول جاتے تھے مگر
گنتے رہتے وہ مینے جنگ نہ تھی جن میں جلیل (۷)
دین ان کے گھر آیا ایسے مسمان کی طرح
دشمنوں کے لحم و دم سے جس کو ہو رغبت جزیل (۸)
تیز رو گھوڑوں کا لشکر مثل سیل بے پناہ
ہر خس و خاشاک کو جیسے ہمالے جائے میل (۹)
اجر کی امید میں ہر داعی حق بے گماں
چاہتا تھا کفر و باطل ہوں زمانے میں ذلیل

کیما تفوز بوصل ای مستتر
عن العیون و سر ای مکتتم
فحزت کل فخار غیر مشترک
و جزت کل مقام غیر مزدحم
و جل مقدار ماولیت من رتب
وعز ادراک ما اولیت من نعم
بشری لنا معشر الاسلام ان لنا
من العنایة رکتنا غیر منهدم
لما دعی اللہ داعینا لطاعته
باکرام الرسل کنا اکرام الامم
راعت قلوب العدی انباء بعثته
کتابة اجفلت غفلا من الغنم
ما زال یلقاهم فی کل معترک
حتی حکوا بالقنا لحما علی وضم
ودوا الفرار فکادوا یغبطون به
اشلاء شالت مع العقبان والرخم
تمضی اللیالی ولا یدرون عدتها
مالم تکن من لیالی الاشهر الحرم
کانما الدین ضیف حل ساحتهم
بکل قرم الی لحم العدی قرم
یجر بحر خمیس فوق سابحة
ترمی بموج من الابطال ملتطم
من کل منتدب للہ محتسب
یسطو بمستاصل للكفر مصطلم

(۱) اتھائے قرب کی لذت (۲) پیکش (۳) اعلیٰ برتر (۴) خوفزدہ (۵) کھاڑی (۶) گوشت کے ٹکڑے (۷) جائز (۸) بہت زیادہ (۹) پانی کا بہاؤ

ان کی محنت سے ملیں امت کو ایسی راحتیں
 بنے کسی کے بعد مقلں کو لے چھے معیل (۱)
 باپ کے ہوتے بیٹی کا بھلا کیا ہو خطر
 بیوگی کا خوف کیا جبکہ ہو حاصل قبیل (۲)
 کوہ کے مانند ہیں ثابت قدم میدان میں
 ان کی شان عزم و ہمت کے مقابل ہیں حویل (۳)
 پوچھ لے بدر دشمن واحد سے حالت ذرا
 موت کی یلغار سے دشمن ہوئے کیسے وکیل
 خون سے رنگین ہو جاتی تھیں تلواریں تمام
 ہاں چمکتی تھی سفیدی جبکہ ہوں نزد نصیل (۴)
 ان کے نیزوں نے قلم کی طرح لکھ ڈالی نکلت
 دشمنوں کے جسم چھلنی کر گئی تیغ اصیل
 تھے مسلح گو مگر رخ پر نمایاں تھے نشان
 تھے صحابہ برگ و گل کی طرح دشمن مثل غیل (۵)
 ہر مجاہد غنچہ و گل کی طرح معلوم ہو
 تیغ و نصرت سے معطر ہو کے جب آئے ثمیل (۶)
 گھڑ سوار ایسے نہ دنیا میں ہوا ان کا جواب
 کوساروں پر اگا ہو چھے شمشاد طویل
 خوف سے دل دشمنوں کے ہو گئے یوں بد حواس
 سور ماوں اور بھیڑوں سے تھے وہ یکساں میل
 جس کو ہو جائے مدد حاصل رسول اللہ کی
 شیر بھی جنگل میں گر دیکھے تو ہو جائے دبیل (۷)
 کیسے ہو محروم نصرت آپ کا ہوم کبھی
 آپ کا دشمن ہمیشہ ہو گا محتاج و ذلیل

حتى غدت ملة الاسلام وهى بهم
 من بعد غربتها موصولة الرحم
 مكفولة ايدا منهم بخير اب
 وخير يعل فلم تيم ولم تتم
 هم الجبال فسل عنهم مصادمهم
 ماذا راي منهم فى كل مصطدا
 وسل حيننا وسل بددا وسل احدا
 فصول حتف لهم ادهى من الوضم
 المصدري البيض حمرا بعد ما وردت
 من العدى من كل مسود من اللمم
 والكاتبين بسمر الخط ما تركت
 اقلامهم حرف جسم غير منعجم
 شاكى السلاح لهم سيما تميزهم
 والورد يمتاز بالسيما من السلم
 تهدي اليك رياح النصر نشرهم
 فتحسب الزهر فى الاكمام كل كمى
 كانهم فى ظهور الخيل نبت ربا
 من شدة الحزم لا من شدة الحزم
 طارت قلوب العدى من باسهم فرقا
 فما تفرق بين البهم والبهم
 ومن تكن برسول الله نصرته
 ان تلقه الاسد فى آجامها تجم
 ولن ترى من ولى غير منتصر
 به ولا من عدو غير منقصم

(۱) عیالدار کتبہ (۲) شوہر (۳) گواہ (۴) سر کا پلائی حصہ (۵) خادار بھاری (۶) باد شمال (۷) غلام

دین کے قلعے میں امت کو کیا محفوظ یوں
 شیر ہو جنگل میں جیسے اپنے بچوں کا کفیل
 بارہا دشمن کو رسوا کر دیا قرآن نے
 بارہا دشمن پہ غالب ہو گئی حق کی دلیل
 ایک ای کامل علم اک یتیم اور باادب
 اس سے بڑھ کر معجزہ کیا ہو نہ سمجھے گرجیل
 مدح شاہ دو جہاں کرتا ہوں ہر معذرت
 تاکہ ہو پچھلے گناہوں کی معافی کی سبیل
 طوق ہے گردن میں اور انجام سے ہوں بے خبر
 جیسے قربانی کے چوپائے کی جنگل میں کلیل (۱)
 اس شغل میں کچھ نہ پایا جز ندامت اور گناہ
 عمر گزری گریہ اور جہل کا رچے دیتل
 دین و عقبی کا نفع دنیا کے بدلے کھو دیا
 اس تجارت میں خسارہ میں رہا نفس خلیل
 جس نے دین و آخرت کھو کر کمایا مال و زر
 اس تجارت میں منافع کا نہیں پاتا بجیل (۲)
 گو میں عاصی ہوں مگر توڑا نہ پیاں آپ سے
 ہاتھ سے چھوڑی نہ جہل دین و ایمان و رسیل
 ہوں میں ہم نام محمد ہے شفاعت حق مرا
 آپ سا احقاق حق میں کون لائمانی بدیل (۳)
 حشر میں بھی گر نہ پائی دیکھیری آپ کی
 ہو گی پھر میرے لئے کیا رشکاری کی سبیل
 آپ کے فضل و عنایت سے ہے محرومی محال
 نام لیوا آپ کا ہو آخرت میں کیوں ذلیل

اجل امتہ فی حرز ملتہ
 کاللیث حل مع الاشبال فی اجم
 کم جدلت کلمات اللہ من جدل
 فیہ وکم خصم البرہان من خصم
 کفاک بالعلم فی الامی معجزۃ
 فی الجاہلیۃ والتادیب فی الیتم
 خدمتہ بمدیح استقیل بہ
 ذنوب عمر مضی فی الشعر والخدم
 اذ قلدانی ما تخشی عواقبہ
 کاننی بہما ہدی من النعم
 اطعت غی الصبا فی الحالتین وما
 حصلت الا علی الاثم والندم
 فیا خسارہ نفس فی تجارتہا
 لم تشتتر الدین بالدنیا ولم تسم
 ومن یبع آجلا منہ بعاجلہ
 ین لہ الغبن فی بیع وفی سلم
 ان آت ذنبا فما عہدی بمنتقض
 من النبی ولا حلی بمنصرم
 فان لی ذمۃ منہ بتسمیتی
 محمدا وهو اوفی الخلق بالذمم
 ان لم تکن فی معادی آخذا بیدی
 فضلا والا فقل یا ذلۃ القدام
 حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ
 او یرجع الجار منہ غیر محترم

(۱) اچھل کود، قانید کی ضرورت وجہ سے معروف پڑھا جائے (۲) حصہ (۳) حق فیاض

ومنذ الزمت افكاري مدائحہ
 وجدته لخلصي خير ملتزم
 ولن يفوت الغنى منه يدا تربت
 ان الحيا ينبت الازهار في الاكم
 ولم ارد زهرة الدنيا التي اقطفت
 يدا زهير بما اثنى على هرم
 يا اكرم الخلق مالي من الوذ به
 سواك عند حلول الحادث العمم
 ولن يضيق رسول الله جاهك بي
 اذ الكريم تحلى باسم منتقم
 فان من جودك الدنيا و ضررتها
 ومن علومك علم اللوح والقلم
 يا نفس لا تقنطى من زلة عظمت
 ان الكبائر في الغفران كاللحم
 لعل رحمة ربي حين يقسمها
 تاتي على حسب العصيان في القسم
 يا رب فاجعل رجائي غير منعكس
 لديك واجعل حسابي غير منحرم
 والطف بعبدك في الدارين ان له
 صبرا متى تدعه الاهوال ينهزم
 واذن لسحب صلوة منك دائمة
 على النبي بمنهل ومنسجم
 والال والصحب ثم التابعين لهم
 اهل التقى والنقى والحلم والكرم

(۱) سایہ گلن (۲) چاندی کے گلے (۳) مدد کا طالب (۴) بارش

جب سے لازم کر لی خود پر مدح ذات مصطفیٰ
 پا گئی مجھ کو نجات اخروی کی اک سبیل
 آپ کے در سے گدا خالی نہ لوٹا ہے کبھی
 ابررحمت دشت و صحرا پر برابر ہے نلیل (۱)
 مال دنیا کی نہیں مجھ کو طلب مثل زہیر
 جس نے کی مدح ہرم تا زندگی بہر و ذیل (۲)
 اے وہ بہتر کون ہے میرے لئے جائے پناہ
 آپ کے در کے سوا کس در پہ جائے گا عویل (۳)
 کم نہ ہو گا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری
 منتقم کی جب صفت میں جلوہ گر ہو گا جلیل
 یہ جہاں اور اس کی نعت آپ کا فیض وجود
 علم میں ہے آپ کے لوح و قلم کی ہر دلیل
 ہو نہ ہرگز نا امید اے نفس امارہ کبھی
 بخشش و رحمت کے آگے سارے عصیان میں قلیل
 کیا تعجب ہے کہ جب ہو رحمت حق منتقم
 میرے عصیان کو ہالے جائے سیل سلسبیل
 اے خدا رحمت سے ہے امید وابستہ مری
 ہو نہ ہرگز حشر میں شرمندہ یہ عبد ذلیل
 اے خدا دونوں جہاں میں رحم اس عاصی پہ کر
 مشکلوں پر صبر ہے اس کے لئے کار ثقیل
 دے اجازت بادلوں کو تا ابد کرتے رہیں
 احمد مختار پر انوار و رحمت کی ہلیل (۴)
 آپ اطہر اور صحابہ تابعین اہل کرم
 اور ان سب پر جو اہل حلم و تقویٰ و نبیل

اے خدا راضی ہو ابو بکر و عمر عثمان سے
 اور علی سے بھی کہ ہیں اصحاب یہ سارے اصیل
 تاحدی خواں اونٹ کو نغموں سے گرماتا رہے
 ڈالیوں کو بان کی جب تک ہلاتی ہے شہیل
 مغفرت قاری مصنف اور مترجم کی بھی ہو
 خیر کا طالب ہوں تجھ سے انت لی نعم الوکیل

ثم الرضا عن ابی بکر و عن عمر
 و عن عثمان و عن علی ذوی الکرم
 ما رنحت عذبات البان ریح صبا
 و اطرب العیس حادی العیس بالنغم
 فاعفر لنا شرها و اعفر لقادینها
 سالتک الخیر یا ذا الجود و الکرم

۷۷